

پاپر اسنڈ اپنڈ باپ کو گڈ ر سڈ نکال دیا



اسنے اپنے باپ کو گھر سے نکال دیا

اسنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں جکڑ رکھا تھا۔ تو کیا بیٹی کے گھر پر ہوں۔۔۔۔۔۔ اچھا لگتا ہے بیٹی کے گھر رہنا ؟ ایک لمحہ وہ میرے طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے رہے پھر گردن جھکا دی اور نہایت ہی آہستگی سے کچھ کہنے لگے انکی آواز اس قدر مدہم تھی کہ شاید وہ خود ہی سن پائے کہ وہ کیا کہہ رہے تھے اسکی نظریں پھر میری اور انھیں وہ کچھ کہنا چاہ رہے تھے لیکن پھر سانس چھوڑتے ہوئے گردن جھکا دی انکی آنکھوں میں نمی آچکی تھی۔

آج سے ایک سال قبل (رمضان 2011 میں) میری ملاقات مسکمی برادری کے ایک بزرگ سے ہوئی جنہیں اگلے بیٹے نے یہ خیال کیئے بغیر کہ 86 سالہ بوڑھا بزرگ جسکی ہڈیاں بھی اب وزن اٹھانے کے لائق نہیں رہیں جنہیں دن رات میں سے زیادہ عرصہ ہسٹری پر گزارنا پڑتا ہو اگر گھر سے نکال دیئے گئے تو کہاں جائیں گے۔ لیکن خدا بھلا کرے آج کے نوجوانوں کا جو یہ بھول جاتے ہیں کہ والدین کو گھروں سے نکالنے کی جو رسم چل پڑی ہے اگر مزید زندہ رہی تو کل اسکا شکار وہ خود بھی ہو سکتے ہیں۔

انگل کے نزدیک انگلے گھر سے نکالے جانے کی ذمہ دار انکی بہو تھی، کیوں کہ بیٹے نے غیروں میں شادی کر لی اگر اپنے خاندان کی کسی لڑکی سے شادی کرتا تو وہ گھر بناتی برباد نہیں کرتی لیکن بیٹا نافرمان تھا ماں باپ کی نہیں سنی اپنی من مانی کی اب سب بھگت رہے ہیں۔

یہاں پر غلطی ہم سب سے ہو جاتی ہے جب ہم اپنی ناکامیوں کا ذمہ دار کسی اور کو سمجھنے لگتے ہیں تب ہمیں اپنی کوتاہیاں نظر نہیں آتی اور ہم غلطی پر غلطی دوہراتے چلے جاتے ہیں، جس کا سب سے پہلا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم مشکلات سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی اصلاح بھی نہیں کر پاتے۔ لہذا معاملات الجھن کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

بعد میں جب بیٹے انگل کے رویہ پر غور کیا تو مجھے انگلے کچھ منفی پہلو صاف دکھائی دینے لگے۔

1۔ بچوں کے معاملات میں مداخلت کرنا

2۔ برداشت کی کمی

3۔ چڑچڑاہٹ

4۔ تنقید کرنا

یہ منفی پہلو کسی بھی عمر میں اور کسی بھی رشتے میں اگر رونما ہو جائیں تو پھر اس رشتہ کا مزاج اتار ہتا ہے پھر کچھ لوگ تو بے مزہ مردہ رشتے کو لیکر چل رہے ہوتے ہیں، یا تو پھر علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں نقصان تو رشتوں کا ہی ہوتا ہے لہذا ہمیں اس طرح کے تمام منفی رویوں سے خود کو بچانا چاہیے۔ اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اگر ہمارے بزرگوں میں کسی بھی قسم کے منفی پہلو جنم لینے لگیں تو ان منفی رویوں کو ختم کرنے میں انکا ساتھ دینا چاہیے۔ یاد رکھیں کسی بھی انسان کی زندگی کا سب سے پر سکون اور حسین ترین وقت اسکے بچپن کا ہوتا ہے، اور یہ اعزاز ہمارے والدین کے سر جاتا ہے وہ انکی محبت ہی تھی جس نے ہمارے بچپن کو تمام عمر کے لئے یادگار بنا دیا۔ اور آج ہمارے والدین بھی زندہ ہیں اور انکی محبت بھی زندہ ہے مگر افسوس کے ہم نے خود ہی خود کو اس سکون سے دور کر دیا ہے۔

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2108>

Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>

www.mirfatehalishah.com